روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹ — (ایڈیٹر): نسیم سیفی — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۴/۳۹ | اتوار ۱۷ محرم الحرام ۱۴۱۰ھ ، ۲۰ ظہور ۱۳۶۸ ہش ، ۲۰ اگست ۱۹۸۹ء | نمبر ۱۹۱

اخبارِ احمدیہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ جماعت یو۔کے کا جلسہ الٰہی برکات کے جلو میں بخیر و خوبی انجام پایا۔ یہ پہلا موقع ہے کہ بعض حکومتوں نے اپنے نمائندے جن میں وزراء بھی شامل تھے اس جلسے کے لئے بھیجے۔ حضورِ انور نے ان سب کیلئے دعا کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان حکومتوں کو بہتر اجر عطا فرمائے گا۔ جیسے جیسے ہمیں جلسہ کی رپورٹیں موصول ہوتی رہیں گی ہم اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے رہیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت کی دوسری صدی کی پہلی عیدِ قربان کی خصوصی اہمیت

آسمان کی طرف سے قربانیوں کا مطالبہ ابھی جاری ہے

احمدیہ جماعت کے افراد کو دنیا کی کوئی طاقت اپنے ایمان سے متزلزل نہیں کر سکتی

چک سکندر میں حکومت کے ملوّث ہونے میں کوئی ذرّہ بھی شک نہیں

سیّدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے ۲۱ جولائی ۱۹۸۹ء کو بیت الذکر، سنگاپور میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا (خلاصۃً)

فرمایا جماعت کی دوسری صدی کے پہلے سال میں قربانیوں کی عید جس دن آئی۔ یہی وہ دن ہے۔ جس میں اس دَور کی راہِ حق میں سب سے عظیم الشان قربانی پیش کی گئی۔ یعنی حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کو ۱۴ جولائی ۱۹۰۳ء کو قتل کیا گیا۔ اسی لئے مَیں نے اس روز کے خطبہ عید کا موضوع اسے ہی بنایا۔ جو کہ مَیں سمجھتا تھا۔ کہ اس میں خدا کی طرف سے کوئی حکمت اور پیغام ہے۔ اور یہ کوئی اتفاقی حادثہ نہیں۔ اسی لئے مَیں نے اس خطبہ میں یہ ذکر بھی کیا۔ کہ ہو سکتا ہے کہ جماعت احمدیہ کو اس کے لئے تیار کیا گیا ہو۔ اور ذہنی طور پر ہماری توجہ اس طرف مبذول کرائی جا رہی ہو۔ کہ ہماری قربانیوں کا دَور ابھی ختم نہیں ہوا۔ اور جیسی جان کی قربانی انہوں نے خدا کے حضور پیش کی تھی۔ اسی قسم کی قربانیوں کا مطالبہ ابھی آسمان کی طرف سے جاری ہے۔ لیکن اس میں یہ خوشخبری بھی ہے۔ کہ ہم جن قربانیوں کی یاد میں عید مناتے ہیں۔ اللہ انہیں اجر کے بغیر نہیں چھوڑتا۔ پس اس پہلو سے جماعت کو جہاں قربانیوں کے لئے تیار رہنے کے لئے اشارہ فرمایا گیا ہے۔ وہاں یہ یقین بھی دلایا گیا ہے۔ کہ ہماری قربانیاں کسی صورت میں رائیگاں نہیں جائیں گی۔ اور اللہ ہمیں عظیم الشان پھل عطا کرے گا۔

حضور انور نے فرمایا۔ کہ عید کے خطبہ کے دوران تو مجھے یہ اندازہ نہیں تھا۔ کہ میرا یہ اندازہ اتنی جلد درست ثابت ہوگا۔ جتنی جلد بعد کے حالات نے اسے درست ثابت کیا۔

حضور انور نے تفصیل سے چک سکندر ضلع گجرات میں عید کے تیسرے ہی دن احمدیوں کے خلاف رونما ہونے والے ذلیل و بہیمانہ واقعات کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ گذشتہ تقریباً ایک سال سے مجھے وہاں دشمن کے گندے اور بھیانک منصوبوں کی اطلاعیں مل رہی تھیں۔ اور احباب ان حالات میں قربانی کی اجازت کے طلبگار تھے۔

فرمایا۔ مَیں نے ان کو مسلسل صبر کی ہی تلقین کی۔ تاہم مَیں نے گذشتہ خطبے میں یہ بھی عام اعلان کر دیا تھا کہ جہاں تک ممکن ہے صبر کریں۔ لیکن اگر آپ پر اور خصوصیت سے آپ کی عورتوں پر حملہ ہو۔ تو ہرگز آپ نے اپنے دفاع کا حق نہیں چھوڑنا۔ چنانچہ تعداد میں کم ہونے اور عورتیں اور بوڑھے ہونے کے باوجود انہوں نے خدا کے فضل سے دفاع کیا۔ مگر پھر پولیس نے آکر اپنی نگرانی میں جماعت کو نقصان پہنچانے کی کارروائی کو جاری رکھوایا۔ پولیس نے احمدیوں کو تو نہتا کر دیا۔ اور پھر پولیس کی ہی نگرانی میں دشمن نے جو کچھ کیا اس سے تین نہتے احمدی اللہ کی راہ میں قربان ہو گئے۔

یہ فساد نہیں ہے۔ فرمایا اسے فساد نہیں کہا جا سکتا۔ بلکہ پولیس آپریشن کہنا زیادہ مناسب ہے۔ اور یہ ویسا ہی پولیس آپریشن ہے۔ جیسا اس سے پہلے ننکانہ صاحب میں ہو چکا ہے۔

حضور انور نے فرمایا۔ کہ ننکانہ صاحب کے واقعات پر مَیں نے اپنے خطبے میں کہا تھا۔ کہ اگر دشمن کو یہ وہم ہے۔ کہ ایک ننکانہ کو جلا کر وہ جماعت کو خوفزدہ کر کے ارتداد پر مجبور کر دے گا۔ تو یہ شیطانی وہم اور جھوٹا خیال ہے۔ جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایمان لانے والوں کی جماعت ہے۔ اس کو دنیا کی کوئی طاقت اپنے ایمان سے متزلزل نہیں کر سکتی۔ ایک ننکانہ تو کیا، پاکستان کی ساری احمدی بستیاں شوق کے ساتھ خدا کی راہ میں جلنے کیلئے تیار بیٹھی

باقی صفحہ نمبر ۳ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ، قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۰ ظہور ۱۳۶۸ ہش ۲۰ اگست ۱۹۸۹ء

سیّدنا حضرت امام کے خطابات

فوری طور پر سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ کے ارشادات جماعت تک پہنچانے کا ذریعہ تو الفضل ہی ہے۔ اور ہم کوشش کرتے ہیں کہ جونہی حضور انور کا کوئی ارشاد ملے۔ خطبہ جمعہ ہو۔ جلسہ سالانہ کا خطاب ہو، یا کسی دورے کی رُوداد ہو۔ فوری طور پر اسے شائع کر کے احباب تک پہنچا دیں۔ لیکن ایک خیال ہمیں ہمیشہ پریشان کرتا ہے اور وہ یہ ہے کہ حضور کا ارشاد تو پہنچنا چاہیئے ہر احمدی فرد تک لیکن الفضل تو ہر احمدی تک نہیں پہنچتا، ایک تو یہ کہ ہر احمدی۔ یا ہر احمدی گھرانہ اس کا خریدار نہیں ہے اور دوسرے یہ کہ جو خریدار ہیں ان کی ڈاک پر بھی حالات ڈاکہ ڈالتے ہیں اور وہ اکثر و بیشتر الفضل سے محروم رہتے ہیں اس کا علاج کیا ہے۔ پہلی بات کا علاج تو یہ ہے کہ جو دوست الفضل خرید سکتے ہیں اپنے اوپر کسی قدر تنگی وارد کر کے بھی۔ وہ ضرور اس کے خریدار بنیں۔ انکی دِلی خواہش تو یہ ہے کہ حضور کا ہر ارشاد ان تک پہنچے، وہ اس سے مستفید ہوں۔ اس پر عمل کر کے اپنے آپ کو جماعت کا ایک مثالی فرد بنائیں۔ اور اخبار انہیں ملتا نہیں۔ یعنی وہ خریدتے نہیں تو پھر ان کی خواہش کیسے پوری ہو، اس سلسلہ میں یہ بات پہلے بھی کہی جا چکی ہے اور اس کے دہرانے میں کوئی ہرج بھی نہیں۔ بلکہ فائدہ ہی ہے۔ کہ اگر تین تین چار چار بلکہ اس سے بھی زیادہ دوست مِل کر اخبار کی خریداری کا فیصلہ کر لیں تو ہمیں یقین ہے کہ تمام دوست حضور انور کے ارشادات سے بلا واسطہ متمتع ہو سکیں گے۔

آجکل جبکہ جلسہ سالانہ انگلستان کے موقعہ پر حضور کے خطابات موصول ہو رہے ہیں اور الفضل میں بلا تاخیر شائع ہو رہے ہیں تو ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ہماری ذمّہ داری ہو جانی چاہیئے کہ ہم ایک نظام کے تحت حضور کے ان خطابات سے جماعت کے ہر فرد کو آگاہ کریں۔ باری باری سب کو الفضل مہیّا کریں یا صبح و شام کے درس کے وقت یہ خطابات جماعت کے دوستوں کو سنائیں۔ اور بار بار سنائیں۔ بچّوں کو اس طرح سنائیں کہ باتیں ان کی سمجھ میں آسکیں۔ اور ان پر تمام باتیں واضح ہو جائیں کہ حضور نے ان خطابات میں کیا فرمایا ہے۔ خدا کرے کہ ہم سب ایسا کر سکیں۔

تم خوش نصیب ہو کہ پہنچ جائے اُنکے پاس
مضبوط اس سے ہوتی ہے ایمان کی اساس
دیکھا، سُنا، ملے انہیں، کچھ گفتگو بھی کی
یوں کم ہوئی ہے کچھ تو دلِ تشنہ کی پیاس

الو الاقبال

ہر اک مجھ سے خوش لگتا ہے سارے اپنے لگتے ہیں
مجھ کو تو یہ ساری باتیں سپنے سپنے لگتے ہیں

میں کیا ہوں تم مجھ سے پوچھو غیر تو کیوں سچ بولینگے
ان کے دل تو میرا نام آتے ہی تپنے لگتے ہیں

معبود تو کہتے ہیں لیکن بس اتنا تعلق ہے اس سے
جب مشکل میں پھنس جائیں تو پھر اسکو جپنے لگتے ہیں

اِک بار کہو اور کہہ کے سُنو اسکا بھی سلیقہ سیکھو تم
کچھ لوگ تو افہام و تفہیم کی خاطر کھپنے لگتے ہیں

کچھ لوگ بہت کچھ کر کے بھی نام اپنا چھپائے رکھتے ہیں
کچھ لوگ تو ہاتھ ہلا کر بھی اخبار میں چھپنے لگتے ہیں

اس لوٹ اور مار سے بھی اپنے چہرے تو کبھی مُرجھا نہ سکے
بُوٹوں کی شاخیں کاٹو تو وہ اور پنپنے لگتے ہیں

آواز نہ دو بس در کھولو اور انکو اندر آتے دو
ہم آہٹ سے پہچان گئے یہ بالکل اپنے لگتے ہیں

میں ان سے باتیں کرتا ہوں وہ مجھ سے باتیں کرتے ہیں
جو ان سے ناواقف ہیں نسیم انکو تو یہ سپنے لگتے ہیں

نسیم سیفی

بقیہ : خطاب

ہیں ، تم آؤ اور آزمائش کر کے دیکھ لو ۔ چنانچہ خدا کے فضل سے مجھے جو جماعت سے توقع اور مان تھا ۔ خدا نے اپنے فضل سے پورا کر دکھایا ۔ اور مجھے قرآن کی آیت " ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو اپنی مراد کو پا گئے اور کچھ ایسے ہیں جو ابھی انتظار کر رہے ہیں " یاد آئی ۔ چونکہ جو جماعت خدا کی راہ میں قربانیوں کی امنگیں لئے بیٹھی ہو ۔ دنیا کی کوئی شیطانی طاقت اس کو ناکام نہیں کر سکتی ۔ جماعت کا حوصلہ نہ کبھی پہلے سرنگوں ہوا ہے ۔ اور نہ آئندہ کبھی ہوگا ۔

حضور نے فرمایا ۔ پنجاب کا آئی جی اور پورے ضلع کی انتظامیہ اس ظالمانہ فعل میں پوری طرح ملوث اور ذمہ دار ہے ۔ اور خدا کے حضور جواب دہ ہے ۔ اس دنیا میں ان کی جواب طلبی کرنے والا اگر کوئی نہیں پیدا ہوا تو دنیا کو پیدا کرنے والا خدا یقیناً اس کی جواب طلبی کرے گا ۔

حضور انور نے فرمایا میں نے قرآن پاک کی جو آیات آپ کے سامنے خطبہ کے شروع میں تلاوت کی تھیں ۔ ان کا ان حالات سے گہرا تعلق ہے ۔ ان میں خدا کے فرستادہ پر ایمان لانے والوں کے ساتھ مخالفین کے ظالمانہ سلوک اور اس پر خدا کے گواہ ہونے اور ظلم کی وجہ سے انہیں دوہرے عذاب میں مبتلاء کرنے کا ذکر ہے ۔

حضور نے فرمایا ۔ چک سکندر کے واقعہ میں حکومت کے ملوث ہونے میں کوئی ذرہ بھی شک نہیں ۔ نہ مرکز و پنجاب ۔ دونوں حکومتوں کے اس میں ملوث ہونے کو بعید از قیاس قرار نہیں دے سکتے ۔ دونوں امکانات موجود اور معقول ہیں ۔ دونوں حکومتوں کی پارٹیاں اس سے پہلے ۱۹۵۳ء اور پھر ۱۹۷۴ء میں اپنے اپنے وقت میں جماعت پر مظالم کر چکی ہیں ۔ اس لئے ان میں سے جو بھی مظالم کو دوہرائے گا ۔ وہ قرآن کی اس آیت کے نیچے آئے گا ۔ کہ اگر تم باز نہ آئے ، اور اپنے ظلم کو دہرایا ۔ تو خدا جانتا ہے کہ کس طرح تمہیں بھی ہمارا آفا عذاب دے ۔ اس کے بعد دیکھنے والی بات یہ ہے ۔ کہ ان میں سے کون ذمہ دار ہے ۔ بظاہر تو پنجاب معلوم ہوتا ہے ۔ چونکہ مرکز پنجاب کے اضلاع میں بالعموم دخل نہیں دیا کرتا ۔ لیکن مرکز کو بھی کلیۃً بری الذمہ قرار نہیں دیا جا سکتا ۔ چونکہ آئی جی پولیس مرکز کا نمائندہ ہے ۔ اس لئے دونوں کے ملوث ہونے کے امکانات برابر ہیں ۔ پس ہماری آخری بات یہی ہے ۔ کہ اللہ ہر چیز پر گواہ ہے ۔ کہ کون کس حد تک اس ظلم و سفاکی میں ملوث ہے ۔ اور کس حد تک خدا کے عذاب کا سزاوار ہے ۔ یہ اللہ ہی جانتا ہے ۔ اور اللہ ہی اس پر گواہ ہے ۔

حضور انور نے فرمایا ۔ جہاں تک مولویوں کی ذمہ داری کا تعلق ہے ۔ وہ تو ظاہر ہے ۔ کیونکہ ملاں جب بگڑ جائے تو حد سے بڑھ جایا کرتا ہے ۔ اس لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے آسمان کے نیچے بدترین مخلوق قرار دیا ہے ۔ یہ ملاں کا مقدر ہے لیکن وہ تنہا کافی نہیں ۔ کیونکہ وہ بنیادی طور پر ایسا بزدل ہے ۔ کہ معصوم لوگوں کو خطرات میں دھکیل کر خود پیچھے رہتا ہے ۔ اس لئے جب تک کسی حکومت کی یا طاقت کی سرپرستی حاصل نہ ہو ۔ اور پیسے کے ملنے کی اُمید نہ ہو ۔ اس وقت تک وہ عملاً بیکار اور بے اثر ہوتا ہے ۔ اس لئے ملاں کا ملوث ہونا اپنی جگہ درست ہے ۔ اسکو تو ہم اچھی طرح جانتے ہیں ۔

حضور انور نے فرمایا ۔ اسکو تو ہم اچھی طرح جانتے ہیں ۔ اس سے بارہا نپٹے ہوئے ہیں ۔ ان میں نہ انسانی قدریں ہیں ۔ نہ اخلاقی قوت ہے ۔ یہ صرف دوسروں کو شہادت کا شوق دلانا ہی جانتا ہے ۔ اور انتہائی بزدل ہے ۔ اس لئے اگر حکومت دنیا کے سامنے یہ عذر پیش کرتی ہے کہ مولوی بڑا خطرناک ہے ۔ اس کے سامنے ہماری ایک نہیں جاتی ۔ ہم مجبور ہیں ۔ تو ہمیں اور مولویوں کو الگ الگ چھوڑ دے ۔ اور حکومت اپنے امن برقرار رکھنے والے اداروں کی طاقت کو احمدیوں کے خلاف استعمال کرنے کا ناپاک فعل چھوڑ دے ۔ تو پھر دیکھئے کہ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کس شان کے ساتھ اپنا دفاع کرتی ہے اور کس شان کے ساتھ جان کی قربانی پیش کرنے کے جذبہ کو پورا کرتی ہے ۔ اور پھر آپ دیکھیں گے ۔ کہ مولوی کسی میدان میں آپکو دکھائی نہیں دیگا ۔

حضور انور نے فرمایا ۔ مولوی کی تو حیثیت ہی کوئی نہیں ۔ اگر حکومت چاہے ۔ تو اُسے صرف ایک دن میں دبا سکتی ہے ۔ کیونکہ جہاں حکومت یہ فیصلے کرے ۔ کہ ان کو شہریوں کے بنیادی انسانی حقوق سے کھیلنے کی اجازت نہیں دی جائے گی ۔ وہاں انکا نام و نشان بھی نہیں رہ سکتا ۔ اس لئے میرے نزدیک یقیناً تمام حکومت ذمہ دار اور جواب دہ ہے ۔ اور آئندہ خدا کی تقدیر آپکو بتلائے گی ۔ کہ کون خدا کے نزدیک جواب دہ اور سزا کا مستحق ہے ۔

صبر سے کام لیتے چلے جائیں

حضور انور نے جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ صبر سے کام لیتے چلے جائیں ۔ دُعا کرتے رہیں ۔ اللہ پر توکل رکھیں ۔ وہ کبھی آپ کو ضائع نہیں کرے گا ۔ اُس نے کبھی صبر کرنے والوں کا ساتھ نہیں چھوڑا ۔ تاہم اگر دشمن حکومت کی شہ پر یا کسی اور طریقے پر آپکے گھروں پر حملہ کرتا اور آپکی عورتوں اور بچوں کی جانوں سے کھیلنے کی کوشش کرتا ہے تو آپکو مکمل دفاع کی اجازت ہے ۔ اور آپ دیکھیں گے کمزور ہونے کے باوجود اللہ آپکی مدد فرمائے گا تو اس راہ میں اگر آپکو قربانیاں دینی پڑیں گی ۔ تو اللہ ہر قربانی کے بدلے میں جماعت کو عظیم الشان فتوحات عطا فرمائے گا ۔ قربان ہونے والے احمدیوں کا خون ضائع ہونے والا نہیں ہے ۔ اس لئے ایک ایک قطرے کا ظالموں سے حساب لیا جائے گا اور اسکا ایک ایک قطرہ جماعت احمدیہ کے لئے نئی بہاریں لے کر آئے گا ۔ اور نئی بستیوں کی آبیاری کریگا ۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان جان کی قربانیوں اور واقعات کا جواب ہوئے ہیں ۔ مجھے یقین ہے کہ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی جان کی قربانی سے گہرا تعلق ہے اور بہت سے واقعات بتاتے ہیں کہ یہ اتفاقی نہیں ۔ اس لئے اسکے بعد افغانستان کے سو سال جس عذاب میں گذر رہے ہیں ۔ اس سے پاکستان کو سبق لینا چاہئے ۔ جماعت کی ترقی کو تو دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی ۔ پاکستان نے جب سے مخالفت شروع کی ہے ۔ جماعت ہر ملک میں پہلے سے بیسیوں گنا تیز رفتاری سے آگے بڑھ رہی ہے ۔ یہ تو خدا کی تقدیر ہے ۔ لیکن اگر تم نے اس سے سبق نہ سیکھا ۔ تو تمہاری رسوائی کی تقدیر اسی زمین پر بھی لکھی جائے گی ۔ اور اگر تم اپنے ظلم اور سفاکی سے باز نہیں آئے تو خدا کی تقدیر تمہیں عبرت کا نشان بنا دے گی ۔ اور تم ماضی کا حصہ بن جاؤ گے ۔ اور مستقبل میں آگے بڑھنے والی قوموں میں شمار نہیں کئے جاؤ گے ۔

نماز جمعہ اور عصر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چک سکندر ضلع گجرات میں جان قربان کرنے والے تینوں دوستوں اور ان کے علاوہ بعض دیگر احمدیوں کی نماز جنازہ غائب پڑھائی ۔

بقیہ : حقوق انسانی کمیشن

اس کی قیادت کی برتری کو قائم کرنا ہے ۔ چک نمبر ۵۶۳ گ ب کا غلام رسول جو اس الزام کے عینی شاہد ہونے کا مدعی ہے کہ قرآن پاک کو جلایا گیا ۔ یہ شخص اسی گاؤں کے ستم رسیدہ لوگوں میں سے ایک فرد ڈاکٹر نواز کا چچا زاد ہے ۔ وفد کے لوگوں کو بتایا گیا کہ ان چچا زاد افراد کے درمیان زمین کے تنازعہ پر باہم مقدمہ بازی رہی ہے ۔ ڈاکٹر نواز اور غلام رسول کے مابین مبینہ خراب تعلقات کا اس واقعہ میں کس قدر دخل ہے ؟ یہ امر تحقیق طلب ہے ۔

پہلے تو غیر احمدی گھروں کی خواتین وفد کے ممبران کے سوالات کا جواب دینے سے انکار کرتی تھیں تاہم بعد میں انہوں نے بتایا کہ اپنے احمدی ہمسایوں کی حفاظت کے لئے انہوں نے بھرپور کوشش کی لیکن ہجوم کی دہشتناک دھمکیوں کے مقابل میں وہ بے بس تھیں ۔

یہ وفد مسز ایلس فیض ۔ ڈاکٹر مبشر حسن ۔ بیگم مہناز رفیع ۔ مسز شاہ تاج قزلباش ۔ مسٹر محمود زمان ۔ سید امتیاز شاہ ایڈووکیٹ اور مسٹر اظہر جعفری پر مشتمل تھا ۔

وفد متعلقہ مقامات پر گیا ۔ بذریعہ ٹیپ شہادتیں ریکارڈ کیں اور مقامی افسران سے سوال و جواب بھی کئے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

امن اور محبت کا پیغام

اُمید ہے آپ خیریت سے ہونگے۔ بہت خوشی اور راحت نصیب ہوتی ہے جب الفضل کے پرچے آتے ہیں تو ان کے پڑھنے کو جی بے چین ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے آپکو یہ توفیق نصیب کی ہے کہ اس انداز میں اسے مزین کیا ہے اور دلچسپ بنایا ہے۔

ـــــ اس خط کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انٹرویو بیت الذکر لاس اینجلز جس کا افتتاح مورخہ ۷ جولائی کو ہوا، اس تقریب کی رپورٹنگ مقامی اخبارات میں جو ہوئی ہے انکی نقول، افتتاح کے موقعہ پر Reception میں بفضل خدا شہر کے معززین۔ اعلیٰ طبقہ کے لوگ، صحافی اور مقامی کونسل کے نمائندے، میئر اور جماعت امریکہ کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے احباب و خواتین نے شرکت کی۔ ایکہزار کے قریب بیت الذکر کے ساتھ ملحقہ وسیع ہال میں جو اس کے complex کے ساتھ تعمیر ہوا ہے میں یہ تقریب تھی۔ مختلف بینرز کے ذریعہ اور روشنیوں سے سجایا ہوا تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت الذکر کے مقاصد پر ایک لطیف خطاب فرمایا۔ توحید کے قیام اور توحید انسانیت کے عملی نمونہ کی تعلیم و تلقین فرمائی پریس کانفرنس ہوئی۔

ریڈیو، اخبارات کے نمائندے اور انکے فوٹوگرافروں کی شرکت کا ایک ہنگامہ تھا۔ تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔

½ ۱۳ لاکھ ڈالر سے سارا complex تعمیر ہوا۔ پاکستانی کرنسی میں دو کروڑ ساٹھ لاکھ روپیہ کے خرچ سے یہ منصوبہ مکمل ہوا۔

۱۹۸۷ء میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بنیاد رکھی تھی اور اب اس کا افتتاح فرمایا اور شکر کے جذبات کے اظہار کے لئے یہ تقریب منائی گئی۔ مقامی اخبارات نے افتتاح سے قبل اور بعد پوری COVERAGE دی۔ پانچ ایکڑ کے وسیع علاقہ میں دیدہ زیب عمارت خدائے واحد کی عبادت کے لئے امریکہ کے احمدی مردوں۔ عورتوں اور بچوں نے مالی قربانی پیش کر کے اسکی تکمیل کا فریضہ انجام دیا ہے۔ ہر آن اُن سب کے لئے دل سے دُعا نکلتی ہے۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے ان کے اخلاص و قربانی کو اور بے حد دے اور بابرکت دے جس جس نے بھی جس رنگ میں حصہ لیا ہے اللہ تعالیٰ اجر عظیم انہیں عطا کرے

ـــــ اخبارات کے تراشے ارسال ہیں۔

موجودہ امام جماعت کے دور سعادت اور وسعت کا شاندار مظہر یہ بیت الذکر منصوبہ ہے۔ امریکہ میں بفضل خدا گذشتہ ۵ سال میں ۵۵ لاکھ ڈالر کے خرچ سے متعدد بیوت الذکر اور مشن ہاؤسز قائم ہو چکے ہیں۔

خادم، محتاجِ دُعا

شیخ مبارک احمد

مزید محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے اخبارات کے تراشوں پر درج ذیل نوٹ فرمادیئے ہیں۔

★ سان فرانسسکو میں گذشتہ سال اڑھائی دولاکھ ڈالر سے تین ایکڑ زمین اور اس میں بیت الذکر کے لئے مکان خرید کیا گیا۔ حضور نے اس کا بھی حالیہ دورہ میں افتتاح فرمایا۔ اور خوشی و مسرت کا اظہار کرتے ہوئے خاص دُعا کی "بیت السلام"، نام تجویز فرمایا۔

★ گذشتہ چار سال سے برادرم چوہدری منیر احمد صاحب یہاں خدمت دین کا کام کر رہے ہیں۔ دن رات بیت الذکر کے کام میں متعلقہ افراد کے ساتھ مل کر نگرانی کرتے رہے ہیں۔

"یارک ڈیلی ریکارڈ" یارک کا سب سے پہلا اخبار ہے۔ اب اسے شائع ہوتے ۱۷۴ سال ہو گئے ہیں۔ اپنی ۲۷ جون ۱۹۸۹ء کی اشاعت میں حضرت امام جماعت مرزا طاہر احمد صاحب کی تصویر کے ساتھ اس نے خبر کا یہ عنوان لگایا ہے کہ احمدی امن اور محبت پر زور دیتے ہیں اس خبر کے لکھنے والی لنڈا جین مادِس ہیں۔ جو ڈیلی ریکارڈ کی نمائندہ ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ پیغام امن کا محبت کا رواداری کا اور افہام وتفہیم کا تھا۔ جبکہ احمدیہ جماعت کے افراد تمام دنیا سے کیٹنس وِلس میں میری لینڈ کی یونیورسٹی کے کیمپس پر اکٹھے ہو رہے تھے۔ اور موقعہ تھا جماعت کی ۴۱ ویں کنونشن کا۔ حضرت امام جماعت جو عالمگیر احمدیہ تحریک کے سربراہِ اعلیٰ ہیں انہوں نے تینوں دن اس کنونشن کی صدارت کی۔ اس کنونشن کا اصل مقصد احمدیہ جماعت کی دوسری صدی میں داخل ہونے کا اظہار کرنا تھا۔ نیویارک کونٹی کے احمدیہ جماعت کے ۷۰ افراد موجود تھے اور دوسرے علاقوں سے دنیا بھر کے ممالک سے آنے والے افراد کی تعداد ۳۰۰۰ تھی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ اپنے وطن سے باہر اپنی زندگی گزار رہے ہیں اور وہ اس لئے کہ ان کے اپنے وطن میں احمدیوں پر تشدد کیا جا رہا ہے۔ آپ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے چوتھے جانشین ہیں حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے جماعت کی بنیاد ۱۸۸۹ء میں رکھی تھی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ آجکل انگلستان میں رہائش پذیر ہیں اگرچہ جماعت کا مرکز ابھی تک پاکستان ہی میں ہے۔ احمدیوں کا دعویٰ ہے کہ وہ اس وقت ۱۲۰ ممالک میں ایک کروڑ کے قریب موجود ہیں۔ یہ جماعت نہایت سرعت کے ساتھ افریقہ ہندوستان اور یورپ کے کئی ممالک میں ترقی کر رہی ہے۔ یہ بات حضرت امام جماعت نے بتائی۔

حضور نے یہ بھی فرمایا کہ ہم ایک دیانتدار لوگ ہیں ہم اصول کے پابند ہیں اور ہم اصولوں پر سودہ بازی کبھی نہیں کرتے۔ یہ کہ کوئی شخص مانے کچھ اور کرے کچھ۔ یہ تو دین حق کی پیروی کا کوئی طریق نہ ہوا۔ حضرت امام نے فرمایا کہ دین حق کا کہنا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو امن کے ساتھ نہیں رکھ سکتا۔ اور اگر کوئی شخص اپنے ساتھیوں کے ساتھ امن کی زندگی نہیں گذار سکتا تو وہ یقیناً خدا تعالیٰ کے ساتھ بھی امن کی زندگی نہیں گزار سکتا۔

احمدیہ جماعت کے لوگ آیت اللہ خمینی کے "کارہائے نمایاں" کا تو اعتراف کرتے ہیں۔ لیکن اسکے کاموں سے انہیں اتفاق نہیں ہے۔ حضور نے کہا کہ تشدد کی کارروائیاں کرنا چاہے وہ کسی بہت بڑے نیک مقصد ہی کے لئے کیوں نہ کی جائیں دین حق کی تعلیم سے موافقت نہیں رکھتیں یہ بات حضور نے کنونشن میں اپنا پیغام دیتے ہوئے کہی۔

آپ نے امریکہ اور ایران کے تعلقات کے لئے افہام وتفہیم کی طرف توجہ دلائی۔ احمدی اس بات سے بھی اتفاق نہیں کرتے کہ سلمان رشدی کو اسکے ناول کی وجہ سے آیت اللہ خمینی کے فتوے کے مطابق قتل کر دیا جائے۔ اسکی کتاب شیطانی آیات کفر کا اظہار تو کہی جا سکتی ہے۔ لیکن اس کا جواب یہ نہیں ہونا چاہئے کہ جلتی پر تیل ڈالا جائے۔ بلکہ دنیا کو دین حق کی خوبیوں سے آگاہ کیا جانا چاہئے۔ حال ہی میں حضور کی کتاب MURDER IN THE NAME OF ALLAH شائع ہوئی ہے۔ اس میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ رشدی کے ناول نے جو نقصان پہنچایا ہے اس کا ازالہ کیا جائے یعنی ایک رنگ میں اس کا مدلل جواب دیا جائے۔

امریکہ میں یہ آسان بات نہیں ہے کہ لوگ دین حق کا تحفظ کریں۔ بہت سے لوگ مختلف فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ اور یہ لوگ عام طور پر امن کے اصولوں اور خدا تعالیٰ کی اطاعت سے بہت دور ہیں۔ عائشہ شریف صاحبہ نے جو مقامی جماعت کی نمائندہ ہیں۔ بتایا "نیویارک کے لوگوں کو احمدیت کا پیغام پہنچا دیا گیا ہے۔ نیویارک میں احمدیہ جماعت مقامی عیسائیوں کے ساتھ مل جل کر رہتی ہے اور ایک دوسرے کے عقائد کے متعلق عام طور پر گفت وشنید کرنے کا موقعہ ملتا رہتا ہے۔ سنٹرل ہائی سکول کے طالب علم ہر سال ایک ایسے پروگرام میں شرکت کرتے ہیں جو جماعت احمدیہ کی طرف سے منعقد کیا جاتا ہے۔

یہاں کی جماعت احمدیہ کا مقصد دراصل یہ ہے کہ جو لوگ دین حق کی تعلیم سے ناواقف ہیں ان کو تعلیم سے واقفیت بہم پہنچائی جائے۔

حال ہی میں مسز شریف اور فرزانہ نادر (یہ بھی نیویارک ہی کی رہنے والی ہیں) نے قرآن مجید کے ترجمے کی پانچ جلدوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا انڈکس تیار کیا ہے۔ جس کمیٹی کے ساتھ انہوں نے کام کیا ہے۔ وہ تمام کی تمام خواتین پر مشتمل تھی۔ مسز شریف نے بتایا کہ ایسا اس لئے کیا گیا تا دنیا کو معلوم ہو سکے کہ عورتیں ذہنی اور علمی کام کرنے کے قابل ہیں پر اگرس بلیٹین جسے شائع ہوتے ۱۰۵ سال ہو گئے ہیں۔ نے چینو کے قریب احمدیہ بیت الذکر "بیت الحمید" کے افتتاح کی خبر دیتے ہوئے چوہدری منیر احمد صاحب مربی انچارج کو اس بیت الذکر کے سامنے کھڑا دکھایا ہے۔ افتتاح کے بعد اگلے دن ران مورس RONMORRIS نے تبصرہ دیتے ہوئے لکھا کہ یہ کیلیفورنیا میں ان لوگوں کی پہلی بیت الذکر ہے ان کے ساتھ مسلمان فرقے اختلاف رکھتے ہیں۔

اس عمارت پر ۱۵ لاکھ امریکی ڈالر خرچ ہوئے ہیں اور یہ ریمونا ایونیو اور فلاڈلفیا سٹریٹ پر واقع ہے۔ اس میں تقریباً ۵۰۰ احمدی عبادت کیا کریں گے۔ بیت الحمید کا مطلب ہے اللہ کا گھر (جو بہت زیادہ حمد کا سزاوار ہے) اس بیت الذکر میں ہر شخص اپنی عبادت کر سکتا ہے۔ اور اسے دیکھنے کے لئے یہاں تشریف لا سکتا ہے۔ یہ عبادت گاہ چوبیس گھنٹے کھلی رہے گی۔ چاہے کوئی عبادت کرنے کے لئے آئے یا صرف دیکھنے کے لئے۔ جو احمدی یہاں عبادت کے لئے آیا کریں گے ان میں سے ۳۰% لاس اینجلس کاؤنٹی میں رہتے ہیں۔ اور باقی ریورز سائیڈ سان برناڈینو SAN BARNAR DIN اور اورنج کاؤنٹیز میں۔

حقیقت یہ ہے کہ اس عبادت گاہ میں مئی سے عبادت کی جا رہی ہے۔ ۵۰ سے ۱۰۰ افراد تک جمعہ کی نماز یہاں ادا کرتے رہے ہیں۔ اسکی رسمی افتتاحی تقریب پر حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ بھی تشریف لائے انہوں نے اس کا افتتاح فرمایا آپ انگلستان میں رہتے ہیں۔ اور اپنے ملک کو آپنے اس لئے چھوڑا ہوا ہے کہ وہاں پر احمدیوں پر تشدد کیا جاتا ہے۔ ران مورس نے احمدیہ جماعت کی ابتداء کا ذکر کر کے لکھا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب جن کی وفات ۱۹۰۸ء میں ہوئی نے ۱۸۸۹ء میں اس جماعت کی ابتداء کی تھی اور اب تقریباً ۱۲۲ ملکوں میں اس جماعت کے افراد پائے جاتے ہیں۔ شمالی امریکہ میں اسوقت ۱۲ سے ۱۵ ہزار تک احمدی موجود ہیں۔ جب مسٹر خان سے یہ پوچھا گیا کہ امریکہ میں سیاہ فام لوگ جنہوں نے احمدیت قبول کی ہے۔ انکی تعداد کیا ہے۔ مسٹر خان نے کہا کہ وہ صحیح تعداد تو بتانے کے قابل نہیں ہیں۔ لیکن انہیں یہ یقین ہے کہ یہ تعداد ہزاروں تک پہنچی ہوئی ہے ران مورس نے احمدیوں اور مسلمانوں کے عقائد کا اختلاف بھی بیان کیا ہے اور اسکے بعد وہ لکھتے ہیں کہ پاکستان جو کہ برصغیر کا ایک حصہ تھا اور جو ہندوستان کو تقسیم کرتے سے ۱۹۴۷ء میں معرض وجود میں آیا۔ وہاں اس وقت ۴۰ لاکھ احمدی موجود ہیں۔ اس ملک کا ملکی مذہب اسلام ہے اور احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا جا چکا ہے وہ اپنی عبادت گاہوں کو مسجد نہیں کہہ سکتے۔ بعض احمدی احمدی ہونے کے جرم میں قتل بھی کئے جا چکے ہیں اور بعض گھروں پر بلوہ بھی کیا جا چکا ہے۔ ان میں سے اس وقت کئی لوگ اس وقت جیل میں بھی ہیں۔ اور بعض صرف اس لئے جیل میں ہیں کہ انہوں نے سلام کہنے کے لئے وہ الفاظ استعمال کئے جو مسلمان استعمال کرتے ہیں۔ عبرانی میں ان الفاظ کو شولم علی الخم کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ عزیز صدیقی جو ریور سائڈ کی ایک غیر فرقہ وارانہ مسلمانوں کی مسجد کے ڈائریکٹر ہیں۔ انہوں نے اس بات سے اتفاق کیا کہ واقعی پاکستانی عدالتوں نے یہ فیصلہ دیا ہوا ہے کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں اور کہ وہ اپنی عبادت گاہ کو مسجد نہیں کہہ سکتے۔ لیکن انہوں نے اس بات سے انکار کیا کہ وہاں پر کسی قسم کا تشدد ہوتا جا رہا ہے۔ یا انہیں روائتی سلام کہنے کے طریق سے روکا جاتا ہے۔

اعلان دارالقضاء

مکرم ملک ثناء اللہ صاحب ولد ملک سعد اللہ خان صاحب اور دیگر ورثاء نے درخواست دی ہے کہ انکا پلاٹ/مکان ۲/۴ دارالرحمت (فیکٹری ایریا) ربوہ نصر اللہ خان صاحب ولد ملک سعد اللہ خان صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ لہٰذا بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ مطلوبہ انتقال پر کسی وارث یا غیر وارث کو اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دفتر قضاء کو اطلاع دے۔

ناظم دارالقضاء ربوہ

حقوق انسانی کے پاکستان کمیشن کی ایک رپورٹ

"ننکانہ صاحب میں مقامی انتظامیہ کی شدید مذمت"

پاکستان میں حقوق انسانی کے کمیشن نے ننکانہ صاحب کی مقامی انتظامیہ کی شدید مذمت کی ہے کہ وہ گذشتہ اپریل کی بارہ تاریخ کو ہجوم کے تشدد سے احمدی گھرانوں کو بچانے میں ناکام رہی نیز حکومت پنجاب پر بھی تنقید کی ہے کہ اس نے آتش زنی اور فسادات کی تحقیق کیلئے کوئی انکوائری نہیں بٹھائی اور نہ ہی مقامی انتظامیہ کے خلاف کوئی اقدام کیا ہے۔

یہ خبر اس رپورٹ پر مشتمل ہے جو کمیشن نے ۱۲ اپریل کے واقعات سے متعلق تیار کی ہے اور جو عنقریب ہی "باضابطہ دستاویز" کے طور پر جاری ہوگی۔ ان ہنگاموں کے چار روز بعد کمیشن نے احمدیوں کیخلاف فسادات کی تحقیق کیلئے ننکانہ صاحب اور چک نمبر ۵۶۳ گ ب میں ایک وفد بھیجا تھا۔ اس وفد نے ۲۸ اپریل کو اپنی رپورٹ مکمل کر لی۔ اور کمیشن نے ۱۶ جون کو یہ رپورٹ بغرض تبصرہ حکومت پنجاب کے چیف سیکرٹری کو بھجوائی۔ لیکن ان کی طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ لہٰذا اس رپورٹ کو من و عن شائع کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

مقامی انتظامیہ کے کردار کے بارہ میں

اس رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ۱۲ اپریل کو مقامی انتظامیہ ننکانہ صاحب اور اس کے نواحی دیہات میں نہ صرف احمدیہ جماعت کی حفاظت میں ناکام رہی بلکہ انتظامیہ کو احمدیوں کے مخالف عناصر سے ہمدردی تھی اور ان کا باہم گٹھ جوڑ تھا۔ جو کہ تشدد کے مرتکب بلوائیوں کے لئے مزید جرأت کا باعث بنا۔ وقوعہ کے روز انتظامیہ کے پاس نظم و نسق قائم رکھنے کے لئے کافی فورس نہ تھی۔ ڈیوٹی پر متعین دو مجسٹریٹ ایک بھی احمدی گھر کی حفاظت نہ کر سکے۔ انتظامیہ کا یہ عذر کہ تحریک ختم نبوت کے لیڈروں نے اپنے عہد کی پابندی نہ کی تھی! یہ امر مقامی انٹیلی جنس سٹاف کی ناکامی کے علاوہ مقامی انتظامیہ کی حماقت کو ظاہر کرتا ہے۔ بہر کیف پولیس کھلم کھلا احمدیوں کے خلاف تھی۔ اس سانحہ کے دو روز بعد مقامی پولیس کے سربراہ نے ایک ایسی تقریب میں شرکت کی جو ۱۲ اپریل کے شرمناک واقعہ کا جشن منانے کے مترادف تھی۔

رپورٹ میں درج ہے کہ حکومت پنجاب انکوائری قائم کرنے، انتظامیہ کے خلاف ایکشن لینے اور متاثرہ افراد کو معاوضہ ادا کرنے میں ناکام رہی ہے۔ کمیشن کے تیار کردہ تخمینہ کے مطابق احمدی گھرانوں کا نقصان تیس ۳۰ لاکھ سے زائد ہوا ہے۔ کمیشن نے فسادات کے شکار لوگوں کو معاوضہ ادا کرنے کی سفارش کی ہے۔

فسادات کے متعلق کمیشن کے اخذ کردہ نتائج حسب ذیل ہیں چک ۵۶۳ گ ب کی احمدیہ عبادت گاہ میں قرآن پاک کے بوسیدہ اوراق کے جلائے جانے کا جو الزام ہے۔ اس کی اعلیٰ سطح پر غیر جانبدار افراد کے ذریعہ تحقیق ہونی چاہیئے۔

احمدیہ جماعت بلوائیوں کے تشدد اور بیباک ظلم کا نشانہ بنی جس سے وسیع پیمانہ پر نقصانات ہوئے۔ (مختلف مقامات پر) آتش زنی اور حملہ کرنے کے طریق میں جو یکسانیت تھی وہ اس شبہ کی تقویت کے لئے کافی ہے کہ مرکزی ہدایات اور منصوبہ بندی کے مطابق تشدد کا ارتکاب کیا گیا تھا۔ عام طریق کار یہ رہا کہ پہلے مکانوں پر حملہ کیا جاتا۔ دروازے توڑنے کے بعد بجلی کی سپلائی کو منقطع کیا جاتا پھر گھر کے اثاثہ کو یا تو صحن میں یا گلیوں میں اکٹھا کر کے نذر آتش کر دیا جاتا۔ ان کارروائیوں میں آتش گیر سیال مادے کا استعمال بھی کیا گیا۔ جس انداز میں ہجوم مختلف ٹولیوں میں تقسیم ہو کر سارے قصبہ میں پھیل گیا اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ احمدی گھروں کو پہلے ہی واضح طور پر نشان زد کیا جا چکا تھا

یہ خوش قسمتی ہے کہ کوئی ایسی رپورٹ موصول نہیں ہوئی کہ احمدیہ جماعت کے کسی ممبر کو زخمی کیا ہو۔

ان تشدد کا مقصد جماعت کو خوفزدہ کرنا۔ ان کی املاک کو تباہ کرنا اور قانون شکنی کے مقابل میں تنظیم ختم نبوت اور

باقی صفحہ نمبر ۳ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نون سین

بڑھاپا۔ کب اور کیوں؟

ڈاکٹر سلیم الزمان صدیقی خدا کے فضل سے اس وقت ۹۲ سال کی عمر کو پہنچ چکے ہیں لیکن اب بھی وہ اپنی لیبارٹری میں کھڑے ہو کر کئی کئی گھنٹے کام کرتے ہیں پچھلے دنوں پاکستان ٹیلیویژن پر ان کے متعلق کچھ معلومات فراہم کی گئیں تو ان میں اس بات کو خاص اہمیت دی گئی کہ وہ ۹۲ سال کے ہونے کے باوجود اپنے کام میں بالکل اس طرح منہمک ہیں جس طرح ایک نوجوان۔ اور وہ ہنستے کھیلتے مسکراتے اپنے شاگردوں کے ساتھ کام میں مصروف رہتے ہیں۔

بعض اوقات زیادہ عمر انسان کو چڑچڑا بھی بنا دیتی ہے۔ لیکن ان کے متعلق یہ کہا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے کبھی اپنے کسی شاگرد یا ساتھ کام کرنے والے کی غلطی پہ اسے اس طرح نہیں ٹوکا کہ غصے کا اظہار ہو یا اس کی عزت نفس مجروح ہو۔ ہنستے کھیلتے بات کرتے ہیں اور سب کچھ برداشت کر لیتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جہاں تک عمر کا سوال ہے اس میں بڑھاپے کا تصور مختلف لوگوں کے ذہن میں مختلف طریق پر ابھرتا ہے۔ بچوں سے پوچھئے تو وہ پچاس سال کے آدمی کو دیکھ کر بوڑھا کہیں گے ۷۰، ۸۰ سال کے لوگوں سے پوچھئے تو ۵۰ سال کی عمر والے کو ابھی جوان ہی کہیں گے۔ وہ بالکل بے تکلفی کے ساتھ کہہ دیں گے کہ ابھی اس کی عمر ہی کیا ہے ابھی تو صرف پچاس سال کا ہے۔ گویا کہ بچوں نے ۵۰ سال کی عمر کو بڑھاپے کا نام دیا۔ اور پچاس سال سے زیادہ کی عمر والوں نے پچاس سال کی عمر کو جوانی ہی کا نام دیا۔ بڑھاپے کے پاس بھی نہیں پھٹکنے دیا اور اگر دیکھا جائے تو بڑھاپا تو انسان کے اندر سے پھوٹتا ہے۔

بعض لوگ جوانی میں یا ادھیڑ عمر میں ایسے لگتے ہیں کہ بوڑھے ہو گئے ہیں۔ طبیعت بدل گئی ہے چڑچڑا پن آ گیا ہے۔ کسی سے بات ہی ٹھیک طرح نہیں کرتے بات کرتے ہیں تو غصے کا اظہار کرتے ہیں گویا کہ انہیں خود یہ محسوس ہو رہا ہے کہ وہ اس دنیا میں بہت رہ لئے اور اب بوڑھے ہو گئے ہیں۔ کسی کام کے قابل نہیں ہیں۔ دوسری طرف جیسے ڈاکٹر سلیم الزمان صدیقی کی ہم نے مثال دی ہے۔ ۹۲ سال کی عمر میں وہ اپنی لیبارٹری میں کھڑے ہو کر کام کرتے ہیں ہنستے مسکراتے ہوئے اپنے شاگردوں اور ساتھیوں کے ساتھ مصروفِ کار رہتے ہیں۔ ان کے دل میں بڑھاپا اُس طرح پیدا نہیں ہوا جس طرح پہلے ہم نے مثال دی ہے کہ وہ چڑچڑے ہو گئے ہوں۔ غصہ کرتے ہوں لوگوں کو برداشت نہ کرتے ہوں سب کو اپنے سے کم تر جانتے ہوں۔ اور سب کے باوا آدم بننے کی کوشش کرتے ہوں۔ ہم اس بات سے خوب واقف ہیں کہ اگر عمر کو سالوں کے پیمانے سے ناپا جائے تو کسی شخص کی قابلیت ہنر مندی یا شاغل زندگی سے آگاہی کا کچھ نہیں کہا جا سکتا کیونکہ بعض لوگ ہیں تو ۶۰ سال کے لیکن ان کے جسمانی اور ذہنی قواء اس طرح کام کرتے ہیں جیسے وہ ۴۰ سال کے ہوں۔ اور بعض ایسے ہیں جو اسی عمر میں یعنی ۶۰ سال کی عمر میں ۷۰ یا ۷۵ کے لگتے ہیں دراصل لوگ اس سلسلے میں ایک دوسرے سے بہت مختلف ہیں اس لئے کہا جاتا ہے کہ بڑھاپا روئیے کا نام ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو بوڑھا سمجھنے لگے اور اس کی باتیں بھی بوڑھوں جیسی ہوں تو اسے بوڑھا ہی کہا جائے گا۔ چاہے اس کی عمر کچھ ہی ہو لیکن اگر اس کے برعکس ہے تو بوڑھا کیوں کہا جائے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم بوڑھے ہو رہے ہیں۔ لیکن دراصل یہ اس بات کا اظہار ہوتا ہے کہ باوجود اس کے کہ سال تو تعداد میں بڑھ رہے ہیں لیکن کام خدا کے فضل سے ٹھیک ٹھاک چل رہا ہے بعض دوائیں ایسی بھی ہیں جو بڑھاپے کے اثرات کو کم کرتی ہیں بعض دوستوں کو یاد ہو گا کہ قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر نے چینی نسخے کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایک ایسی دوائی تیار کی تھی جو بڑھاپے کے عمل کو کم کرتی تھی۔ چنانچہ محترم قاضی محمد عبد اللہ صاحب جو کسی زمانے میں انگلستان کے مربی انچارج تھے جب انہوں نے اس دوا کا استعمال کیا تو وہ پہلے تو چل پھر نہیں سکتے تھے۔ پھر کہتے ہیں کہ گول بازار تک خود ہی آنے لگے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ دنیا میں ابھی تک تو کوئی ایسی چیز ایجاد نہیں ہوئی جو بڑھاپے کو بالکل روک دے یعنی انسان پر بڑھاپا آنے ہی نہ دے۔ کسی نہ کسی وقت تو بڑھاپے کو بہرحال آنا ہی ہے۔ ویسے جو لوگ نفسیات کے ماہر ہیں ان کا خیال ہے کہ اگر انسان بڑھاپے کے جو منفی خیالات ہیں ان سے دامن چھڑا لے تو بڑھاپا آنے میں یقیناً کچھ وقت لے گا۔

جہاں کہیں بھی ممکن ہو اگر ایسی جسمانی مشقیں کی جائیں یا سماجی کاموں میں حصہ لیا جائے کہ دلچسپی روز بروز بڑھتی چلی جائے اور ذہنی طور پہ بھی انسان ہوشیار باش کی طرح رہے تب بھی بڑھاپے کا احساس کم ہو سکتا ہے اور اس احساس کا کم ہونا ہی دراصل بڑھاپے کا آہستہ آہستہ آنا ہے اس تیزی سے نہیں جیسے عام طور پر آجاتا ہے ایک اور بات بھی مفید ثابت ہو سکتی ہے وہ یہ کہ ساری عمر انسان کچھ نہ کچھ تو کرتا ہی رہتا ہے لیکن عمر کے اس حصے میں وہ نئے علوم سیکھنے شروع کر دے اور کسی نئے کام میں مہارت حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اگر بڑھاپے میں یہ آسانی فراہم کی جا سکے کہ وہ اپنی مرضی سے جہاں چاہیں رہیں تو یہ بھی بڑھاپے کے احساس کو کم کرتا ہے کیونکہ اس سے دست نگری کا احساس کم ہو جاتا ہے۔ اگر بڑھاپے میں انسان اپنے لئے کسی بات کو چیلنج سمجھ کر اس کا مقابلہ کرنا شروع کر دے بات چاہے کیسی ہی ہو تو بڑھاپے کا احساس کم ہو جائے گا اور مذکورہ شخص اپنے کام میں اس طرح مصروف رہے گا کہ اسے کسی اور بات کی طرف دھیان دینے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئے گی اگر بوڑھے لوگ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات بڑھانا شروع کر دیں بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ معاشرے میں لوگوں کے ساتھ تعلقات بڑھانا شروع کر دیں میل ملاپ پہلے سے زیادہ رکھیں تو انہیں بڑھاپے کا احساس کم ہو گا اور اس میل ملاپ اور اس محبت سے جو انہیں لوگوں سے ملے گی وہ اپنے آپ کو تندرست و توانا اور اگر جوان نہیں تو کم از کم جوانی اور بڑھاپے کے درمیان اپنے آپ کو محسوس کریں گے۔

ہم نے کئی بوڑھے افراد دیکھے ہیں جو انتہائی ہنس مکھ ہوتے ہیں۔ جہاں بیٹھتے ہیں مجلس کو زعفران زار بنا دیتے ہیں اور یہی ان کی صحت کا راز ہوتا ہے اور اسی سے وہ اپنے بڑھاپے کے احساس کو کم کرتے ہیں اور خدا کے فضل سے زیادہ دیر تک زندہ رہتے ہیں۔

کب اُس نے شفقتوں سے پکارا نہیں ہمیں
اس مہرباں خدا نے بسارا نہیں ہمیں

سب خیر ہے اسی میں کہ اس سے لگاؤ دل
اس کے سوا کسی کا سہارا نہیں ہمیں

دل سے جمالِ حُسنِ محمدؐ پہ ہیں فدا
اس سے زیادہ کوئی بھی پیارا نہیں ہمیں

جاں دے کے اسکے نام کو روشن کریں گے ہم
دیکھیں تو اسمیں کوئی خسارہ نہیں ہمیں

دانشورانِ شہر نے اے ربّ ذوالجلال
کن آزمائشوں سے گزارا نہیں ہمیں

ہنتے ہیں لوگ کیوں میرے ایماں کے ترجماں
یہ خُوئے ناگوار گوارہ نہیں ہمیں

گرداب سے گزرنے کے گُر جانتے ہیں ہم
زنہار احتیاج کنارا نہیں ہمیں

پائے ثبات، عزمِ وفا، جرأتِ شکیب
قدرت نے کس ہنر سے سنوارا نہیں ہمیں

نادؔر وفا و صدق سے سرمایۂ سخن
کچھ فنِ شاعری نے نکھارا نہیں ہمیں

نادؔر قریشی۔ راولپنڈی

دلوں کو صاف کرو اور تمام بنی نوع کی ہمدردی اختیار کرو (کشف صفحہ ۱۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

درخواست دعا

• مکرم محمود احمد صاحب انورؔ (خوشنویس الفضل) کی اہلیہ صاحبہ شدید بیمار ہیں۔

• مکرم چوہدری غلام احمد صاحب واہ کینٹ کی نواسی عزیزہ صباح النور بعمر ۱½ سال جرمنی میں بالائی منزل کی کھڑکی سے گر کر زخمی ہو گئی ہے۔

• مکرم عمر خطاب ہزاروی صاحب واہ کینٹ میں بس اور موٹر سائیکل کے ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں۔

• مکرم منور حسین بلوچ صاحب چک ۳۶ شمالی ضلع سرگودہا اعصابی تکلیف میں مبتلاء ہیں۔

احباب ان سب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دُعا کریں۔

ایک دردناک سانحہ

۲۷ جولائی ۱۹۸۹ء کو خاکسار کے جواں سال بھتیجے جمیل احمد ابن عبدالحنان صاحب جو F.Sc کا طالب علم تھا اور والدین کا بڑا بیٹا تھا نے تتہ پانی (آزاد کشمیر) کے مقام پر دریا پونچھ میں سے اپنے باپ اور چھوٹے بھائی کو ڈوبنے سے بچاتے ہوئے اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔

عزیز کی نعش چھ دن بعد قریباً سو میل دور منگلا ڈیم کے قریب سے ملی اور ۱، ۲ اگست ۱۹۸۹ء کی درمیانی شب ڈیڑھ بجے تجہیز و تدفین عمل میں آئی۔

یہ دردناک حادثہ ہمارے خاندان بالخصوص والدین کے لئے بہت بڑا صدمہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ خود ڈھارس بندھائے اپنے فضل سے اس خلا کو پُر فرمائے اس صدمۂ عظیمہ کو کمال ہمت سے برداشت کرنے کی توفیق دے۔ عزیز موصوف کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔

احباب جماعت کے علاوہ سینکڑوں غیر از جماعت بھی ہمارے شریک غم ہوئے۔ ہم ان کے بے حد ممنون ہیں اللہ تعالیٰ سب کو اجر عظیم عطا کرے۔

عبدالوہاب احمد مربی سلسلہ
بلوچستان

سانحہ ارتحال

نہایت افسوس ہے کہ ۱۴ اگست کو میرا پوتا محی الدین ولد میاں ضیاء الدین جرمنی میں وفات پا گیا۔ عزیز کے تین بچے بچیاں ہیں۔ احباب سے اس کی بلندی درجات کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ تدفین جرمنی میں ہو رہی ہے۔

روشن الدین رفیق حضرت بانی سلسلہ
گولبازار ربوہ

میرے نانا جان لالہ محمد انور بٹ صاحب جو کہ بلڈ پریشر کے مریض تھے ۹ اگست کو دماغ کی شریان پھٹ جانے کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں وفات پا گئے۔ ان کی عمر ۶۶ برس تھی احباب جماعت سے نانا جان کی بلندیٔ درجات کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

(بشیر احمد ولد میاں مبارک احمد فیصل آباد)

میرے عزیز بھائی خواجہ محمد اسماعیل دستگیر کالونی نمبر ۹، کراچی کی صحت بظاہر تشویشناک نہ تھی۔ لیکن وہ کچھ عرصہ سے طبی ہدایت کے مطابق امراض قلب کی انگریزی دوائیں باقاعدگی اور پابندی سے استعمال کر رہے تھے۔ ۲۴ جولائی کو وہ میری خیریت معلوم کرنے کے لئے کراچی سے لاہور آئے۔ ۲۵ کو بھائی خواجہ عبدالغنی کے بچوں کو ملنے کے لئے راولپنڈی چلے گئے۔ ۲۶ کو وہاں سے لاہور واپس آ گئے اور اگلی صبح ۲۷ جولائی کو اپنی بیٹی اور دیگر اعزہ کو دیکھنے کے لئے ربوہ کو چل پڑے۔ ربوہ کے اڈہ سے گھر جانے کے لئے ٹانگہ پر سوار ہو گئے۔ لیکن گول بازار سے آگے لائبریری اور صدر انجمن کے دفاتر کے درمیان جا کر گھبراہٹ محسوس ہوئی تو ٹانگے والے کو پانی لانے کو کہا۔ ٹانگے والا پانی لے کر آیا تو انکی روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی تھی۔ تب ٹانگے والا ان کو فوراً ہسپتال لے گیا جہاں طبی معائنہ سے معلوم ہوا کہ وہ وفات پا چکے ہیں۔ ہسپتال کے ایک ڈاکٹر کو ان کی شناخت کا گمان ہوا تو اس نے ان کے ہم زلف ڈاکٹر سلطان محمود شاہد کو بلا بھیجا جن کے ذریعہ ان کی ٹھیک طور پر شناخت ہو گئی ڈاکٹر صاحب نے انکو انکی بیٹی کے گھر پہنچا دیا۔ جہاں سے عزیزم مشہود اقبال رشاہ نواز لمیٹڈ) لاہور کو اطلاع ملی جس نے بھائی صاحب کے گھر کراچی اور لاہور کے اعزہ کو مطلع کر دیا۔ جو سب بروقت ربوہ پہنچ گئے۔ صرف ایک لڑکا جو سعودی عرب میں ہے وہ نہ آسکا۔ ۲۸ جولائی بروز جمعہ بعد از نماز عصر ان کی نماز جنازہ اور تدفین ہوئی۔

عزیز بھائی صاحب نے مخلصانہ نیک بے عیب اور احمدیت سے پوری طرح وابستگی کے ساتھ مرنجاں مرنج زندگی گذاری۔ مخلصین جماعت دُعا کریں کہ خدا تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔

عبدالرحمٰن۔ مصری شاہ لاہور

توسیع اشاعت

• محترمہ حفیظہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب کلو سوہلوی (ربوہ) نے الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے پچاس روپے بھجواتے ہوئے درخواست کی ہے کہ احباب انکی اور انکے بچوں کی صحت و عافیت کے لئے دُعا کریں۔

• محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ (والدہ انعام الہٰی صاحب) کے ننھے پوتے عزیز فرخ الہٰی نے کافی عرصے کے بعد چلنا شروع کر دیا ہے۔ اس خوشی میں انہوں نے الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے یکصد روپیہ بھجوایا ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ننھے بچے کو صحت اور درازی عمر عطا فرمائے۔ اور خادم دین بنائے۔

ولادت

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے عزیزم مکرم نعمت اللہ بشارت صاحب مربی سلسلہ ڈنمارک کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت بچے کا نام صہیب احمد رکھا ہے۔ نومولود حضور کی تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ بچے کی درازیٔ عمر، نیک، خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ بچہ خاکسار کا نواسہ ہے۔

شیخ عبدالمنان
نائب افسر امانات تحریک جدید

نمایاں کامیابی

میری بیٹی شمس النساء نے امسال فیصل آباد سے مڈل سٹینڈرڈ کے امتحان میں ۷۱۶/۸۲۵ نمبر حاصل کر کے اپنے سکول گورنمنٹ فضل عمر ہائی سکول ربوہ میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب جماعت دُعا کریں کہ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ میری بیٹی کو مزید ترقیات سے نوازے۔

(ملک ناصر احمد اعوان ناصر آباد ربوہ)

"عزیزم جمیل احمد شہزاد ابن نذیر احمد نے ہفتم کلاس میں امسال ۶۷۳/۹۰۰ نمبر لے کر گورنمنٹ پبلک ہائی سکول خانیوال میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ اور عزیزم کو پڑھائی میں ترقی عطا فرمائے۔

مشہود احمد ناصر مربی سلسلہ

برائے توجہ خریداران مصباح

اطلاعاً عرض ہے کہ اگست ستمبر ۸۹ء کا شمارہ لجنہ نمبر ہوگا۔ جو ستمبر ۸۹ء میں پوسٹ کیا جائیگا۔ قارئین اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

ایڈیٹر مصباح

حبوب مفید اٹھرا

چھوٹی شیشی ۲۰ گرام پندرہ ۱۵ روپے
بڑی شیشی ۶۰ گرام پینتالیس ۴۵ روپے

ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

فون نمبر ۶۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیوں کیلئے مختص کی گئی نشستوں کے انتخاب کا کوئی آئینی قانونی یا اخلاقی جواز نہیں ہے

(ناظر امور عامہ)

چند روز ہوئے ذرائع ابلاغ نے قومی اسمبلی میں احمدیوں کے لئے مخصوص کی گئی نشست پر انتخاب کے پروگرام کا اعلان کیا تھا جسے قومی اخبارات نے بھی شائع کیا ہے۔ اس بارے میں جماعت احمدیہ کی طرف سے بار بار اس امر کی وضاحت کی جا چکی ہے کہ قومی اسمبلی یا کسی بھی صوبائی اسمبلی میں احمدیوں کے لئے مختص کی گئی نشستوں پر انتخاب میں حصہ لینا احمدی اپنے اعتقاد اور ضمیر کے منافی سمجھتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کا یہ بنیادی عقیدہ ہے کہ جو نہی کوئی شخص خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا تعلق توڑتا ہے وہ احمدی نہیں رہتا۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے افراد نے اپنے ایمان عقیدہ اور ضمیر کے عین مطابق انتخابی فہرستوں میں بطور ووٹر اپنے ناموں کے اندراج نہیں کرائے اور اگر کسی احمدی کا ووٹ کسی انتخابی فہرست میں درج بھی ہے تو ایسا اُسکی اطلاع اور رضامندی کے بغیر ہوا ہے۔ اور ایسے ووٹوں کی منسوخی کے لئے متعلقہ افراد کی جانب سے متعلقہ حکام کو اطلاع دی جا چکی ہے۔

اس صورتِ حال میں کہ احمدیوں نے اپنے ووٹ نہیں بنوائے احمدیوں کے حلقۂ نیابت اور نمائندگی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ ۱۹۸۵ء کے انتخابات میں بھی قومی اور صوبائی اسمبلی میں احمدیوں کے لئے مختص کی گئی نشستوں پر کسی احمدی نے انتخاب میں حصہ نہیں لیا تھا اور یہ نشستیں خالی ہی رہی تھیں۔

اس واضح صورتِ حال کے بارے میں جماعت احمدیہ وفود کے ذریعے بھی اور تحریری طور پر بھی چیف الیکشن کمشنر کو مطلع کر چکی ہے اور یہ بات بار بار ریکارڈ پر لائی جا چکی ہے کہ احمدیوں کے لئے مختص کی گئی نشستوں پر انتخاب کا کوئی بھی آئینی قانونی یا اخلاقی جواز نہیں ہے۔ اور اِن نشستوں پر انتخاب انصاف قانون اور نیابت کے مسلمہ اصولوں کی خلاف ورزی اور بنیادی انسانی حقوق کی پامالی کے مترادف ہے۔

اس قسم کے انتخابات میں اگر کوئی مفاد پرست کسی نشست پر بطور احمدی حصہ بھی لیتا ہے تو وہ کسی بھی صورت میں احمدیوں کا نمائندہ نہیں کہلا سکتا۔ اور نہ ہی اُسے احمدی اپنا نمائندہ تسلیم کرتے ہیں۔ اور نہ ہی اسے احمدیوں کا نمائندہ قرار دیا جانا چاہیئے۔

مرزا خورشید احمد
ناظر امور عامہ

خبریں

★ ۔ صدر پاکستان غلام اسحٰق خان نے یوم آزادی کے موقعہ پر اپنے پیغام میں قوم کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا ہے کہ قائداعظم محمد علی جناح کی ولولہ انگیز قیادت میں تحریک آزادی کی دلیرانہ جدوجہد مملکتِ خداداد پاکستان کے قیام پر منتج ہوئی۔ انہوں نے قوم پر زور دیا ہے کہ وہ اندرونی اور بیرونی خطرات سے اپنی سلامتی اور یکجہتی کی مکمل طور پر حفاظت کرے۔ انہوں نے اپنے پیغام میں قائداعظم کے ایک تاریخی پیغام کا حوالہ دیا جو انہوں نے آزادی کے بعد پہلی عید پر قوم کو دیا تھا جس میں آپ نے فرمایا تھا کہ قوم کو جو مشکلات درپیش ہیں وہ ایسی نہیں کہ ان پر قابو نہ پایا جا سکے۔ اتحاد۔ تنظیم اور یقین محکم کے ذریعے ہم تمام مشکلات پر قابو پا سکتے ہیں۔

★ ۔ صدر پاکستان نے اپنے پیغام میں کہا کہ ہمیں اس ملک کی یکجہتی اور سلامتی کی خاطر بیرونی توسیع پسند قوتوں کے علاوہ اندرونی لسانی۔ علاقائی اور صوبائی عصبیتوں سے اپنی حفاظت کرنا ہوگی۔

★ ۔ وزیراعظم پاکستان محترمہ بینظیر بھٹو نے یوم آزادی کے موقعہ پر قوم کے نام اپنے پیغام میں کہا ہے کہ ان کی حکومت جمہوریت اور آئین کی حکمرانی چاہتی ہے۔ اور وہ قومی یکجہتی، علاقائی سالمیت امن اور غریب عوام کی خوشحالی کے لئے جدوجہد جاری رکھے گی۔ پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے پرچم لہرانے کی تقریب کے بعد قوم سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہم عوامی نمائندے ہیں اور عوام کی آواز ہیں۔ عوام ہی ہماری قوت ہے۔

انہوں نے کہا کہ میری آواز پورے پاکستان اور ان جمہوری قوتوں کی آواز ہے جنہوں نے آمریت کے خلاف جدوجہد جاری رکھی۔ یہ اسی مسلسل جدوجہد کا نتیجہ ہے کہ آج قومی پرچم جمہوری پاکستان کی فضا میں لہرا رہا ہے انہوں نے کہا کہ ہم سیاسی اختلافات کا احترام کرتے ہیں۔ تاہم یہ اختلافات آئینی حدود میں ہونے چاہئیں۔

★ ۔ یوم آزادی کے موقعہ پر صدر پاکستان نے ۸۲۰ ملکی اور غیر ملکی افراد کو مختلف شعبوں میں امتیازی کارکردگی اور پاکستان کے لئے خدمات کے اعتراف میں سول اعزازات دینے کا اعلان کیا ہے۔

★ ۔ فیض احمد فیض کو ادب کی خدمات پر نشانِ امتیاز، جہانگیر خان کو کھیلوں میں پاکستان کا نام بلند کرنے پر ہلال امتیاز اور ممتاز صحافی محمد ادریس اور یوسف لودھی کو صحافت میں اعلیٰ کارکردگی پر ستارہ امتیاز کے اعزازات دینے کا اعلان کیا گیا یہ اعزازات یوم پاکستان ۲۳ مارچ ۱۹۹۰ء کے موقعہ پر دیئے جائیں گے۔

سرزمینِ قادیان کا اوّلین
مشہور دواخانہ
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت
گوجرانوالہ، ربوہ، قلعہ کالر، ملتان، کراچی
۴۸۴۴، ۹۰۶، ـــ، ۳۱۰۲۶، ـــ

نوٹس داخلہ | اشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ (منظور شدہ) فون ۵۹۲
الیکٹریشن ● ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ ٹریڈز میں دو سالہ اور 6 ماہ کے کورسز میں داخلہ 31 اگست ۱۹۸۹ء تک جاری رہے گا۔ بیرون ملک جانے کے خواہشمند اور جن کو کالجوں میں داخلہ نہیں ملا اور بیکار نوجوان ربوہ میں حکومت کی منظور شدہ فنی تربیت گاہ کی اس سہولت سے فائدہ اٹھائیں امتحان، پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن۔ لاہور لیتا ہے اور وہی سرٹیفیکیٹ جاری کرتا ہے۔ ہر قسم کے کالجوں میں داخلہ اور سلیکشن بورڈز کی میرٹ لسٹ میں ان ٹیکنیکل کورسز کے سرٹیفیکیٹ کے (5) نمبر بطور غیر نصابی سرگرمیوں کے شامل کئے جاتے ہیں۔ کلاسز ۔ صبح شام

راحت جان — تبخیر معدہ کی محبوب دوا — قیمت ۔/۱۴
نزلہ، زکام اور کھانسی کیلئے — شربت صدر — قیمت ۔/۶
تریاق معدہ — خرابیٔ ہاضمہ کا مؤثر علاج — قیمت ۔/۱۴
بواسیر کا شافی علاج — تریاق بواسیر — قیمت ۔/۱۵
روشن کاجل — آنکھوں کی خوبصورتی کیلئے — قیمت ۔/۵
خون اور پیپ کو روکتا ہے — اکسیر پائیوریا — قیمت ۔/۱۰
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار۔ ربوہ۔ پوسٹ بکس نمبر ۶۰ فون نمبر ۶۳۴